



سوال

(252) احکام نذر

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے ماضی میں ایک دفعہ امتحان سے پہلے یہ نذرمانی تھی کہ اگر میں پچھٹی جماعت میں پاس ہو گیا تو ایک جانور ذبح کروں گا، میں پہلے مرحلہ میں تو کامیاب نہیں ہو سکا البتہ دوسرے مرحلہ میں کامیاب ہو گیا تو کیا اس صورت میں مجھے جانور ذبح کرنا پڑے گا؟ اس واقعہ کو چار سال گزر گئے ہیں اور میں ابھی تک اپنی نذر پوری نہیں کر سکا، اسی طرح میں نے یہ بھی نذرمانی تھی کہ اگر میں آٹھویں جماعت میں کامیاب ہو گیا تو۔۔۔۔ کیا یہ جائز ہو گا کہ میں ایک جانور ذبح کر دوں یا مجھے دو جانور ذبح کرنے چاہئیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر آپ نے نذر مطلقاً مانی ہے اور پہلے مرحلہ میں کامیابی کی شرط نہیں لگائی تھی تو آپ کو چاہئے کہ نذر پوری کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک جانور ذبح کر کے اسے فقراء میں تقسیم کر دیں اور اس سے آپ یا آپ کے اہل خانہ کچھ نہ کھائیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے، اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہئے اور جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے۔“ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح میں بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرمایا ہے۔

اگر آپ کا مقصد پہلے مرحلہ میں کامیابی تھا اور آپ اس کی بجائے دوسرے مرحلہ میں کامیاب ہوئے تو اس صورت میں آپ پر نذر کو پورا کرنا لازم نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی“

(مستقن علیہ، بروایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ)

اسی طرح جب آپ نے آٹھویں جماعت میں کامیابی کے لئے نذرمانی تو اسے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ حدیث کے پیش نظر پورا کرنا ہو گا اور اگر آپ نے پہلی یا دوسری نذر کے موقع پر یہ نیت کی تھی کہ جانور ذبح کر کے اپنے اہل خانہ، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو کھلائیں گے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی مذکورہ حدیث کے پیش نظر اپنی نیت کے مطابق عمل کریں۔

برادر! آپ کو چاہئے کہ آئندہ نذر نہ مانیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں سے کسی بھی چیز کو واپس نہیں لوٹا سکتی اور نہ یہ کامیابی کے اسباب میں سے ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نذر سے منع کیا اور فرمایا ہے کہ نذر کسی خیر و بھلائی کو نہیں لاسکتی ہاں البتہ اس کے ذریعہ بخیل سے ضرور کچھ مال نکالا جاسکتا ہے، جیسا کہ صحیحین میں حضرت ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے ثابت ہے۔ ہم اپنے لئے اور آپ کے لئے اللہ تعالیٰ سے ہدایت و توفیق کی دعا مانگتے ہیں۔



هدا ما عندي والهدا علم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص 381

محدث فتویٰ